سورة ابراهيم

آیات ۱ - ۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الۤرٰ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ
الۡحَمِيۡدِ ۙ ۝١ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ۙ ۝٢
الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰۤـئِكَ فِىۡ
ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ۝٣ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَ
يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝٤ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝٥ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ
اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ اَنۡجٰٮكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡۤءَ الۡعَذَابِ وَيُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ
يَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰ لِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ۝٦
وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ۝٧ وَقَالَ مُوۡسٰۤى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا
اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ۝٨

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

- نام - سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ ، اس سورت کی آیت ۳۵ (وَاِذْ قَالَ اِبْرٰ هِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا لْبَلَدَ اٰ مِنًا) سے یہ نام لیا گیا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے اس سورۃ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سوانح عمری بیان ہوئی ہے، بلکہ یہ بھی اکثر سورتوں کے ناموں کی طرح علامتی نام ہے۔
- سورت کا حجم : یہ سورۃ 52 آیات اور 7 رکوعوں پر مشتمل ہے
- زمانۂ نزول –سورت کا اندازِ بیان مکہ کے آخری دور (11-13 نبوی) کی سورتوں جیسا ہے، اسلامی نظریہ حیات کے بنیادی مسائل، وحی ورسالت، عقیدہ توحید، بعث بعد الموت، حساب وکتاب اور جزاء وسزا کا ذکر اس سورت میں آیا ہے

یہ مکی دور کے اس سال میں نازل ہوئی جب کفار نے ہر قسم کے تعلقات کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور بڑی شد ومد سے کھل کر اسلام کی مخالفت شروع کردی تھی۔ انھوں نے حضور ﷺ کو صاف صاف بتادیا تھا کہ وہ اس دعوت کو ہرگز قبول نہیں کریں گے اور برملا یہ دھمکیاں دینے لگے تھے کہ اگر تم باز نہ آئے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مکہ سے جبراً نکال دیا جائے گا۔

اسی بنا پر ان کو وہ دھمکی سنائی گئی جو ان کے سے رویہ پر چلنے والی پچھلی قوموں کو دی گئی تھی کہ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (ہم ظالموں کو ہلاک کرکے رہیں گے) اور اہل ایمان کو وہی تسلی دی گئی جو ان کے پیش روؤں کو دی جاتی رہی ہے کہ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ (ہم ان ظالموں کو ختم کرنے کے بعد تم ہی کو اس سرزمین میں آباد کریں گے) ۔

جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ مکی زندگی کے آخری دنوں کی یہ بات ہے اور انہی حالات میں یہ سورۃ نازل ہوئی

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

- **سورت کا مرکزی مضمون:** آپ ﷺ اور آپؐ کی دعوت کے بدترین مخالفین کو سخت تنبیہ ، ملامت اور زجر و توبیخ ــ کہ جس نظریے اور عقائد کے تم علمبرادر ہو اس کی کوئی بنیاد نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ اس کے مقابلے میں جس پیغامِ توحید کی دعوت یہ رسول (ﷺ) دے رہے ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہے، اس کی جڑیں قلب و روح میں گہری اور اس کی شاخیں فضائے آسمانی میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ناشکری کا رویہ ترک کرو، پچھلی قوموں کے انجام سے سبق سیکھو۔ توحید اور شکر اختیار کرو

- **سورت کے مضامین:**

☪ قرآنِ کریم کے نزول کے مقصد کی وضاحت (لوگوں کو عقاید و اعمال کی تاریکیوں اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور ایمان و عملِ صالح کی روشنی میں لانا۔

☪ اللہ کی نعمتوں اور احسانات کو یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ "شکر کا رویہ" ہے جس کے اختیار کرنے ہدایت کی گئ اور ناشکری کے رویے کے انجام بد سے خبر دار کیا گیا ہے

☪ قومِ نوح، قومِ عاد اور قومِ ثمود کے حوالے سے شکر اور کفر کی کشمکش اور تاریخ۔ ناشکری (کفر) کرنے والے تباہ ہو کر رہے

☪ شکر کا رویہ اختیار نہ کرنے والے لیڈروں اور ان کے متبعین کو تنبیہ، روزِ قیامت ایک دوسرے پر لعنت کریں گے (اپنی فکر کرو)

☪ دعوتِ توحید اور نظامِ کفر و شرک کی تشبیہ - کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ سے

☪ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ سے شکر و توحید پر استدلال- یہ رسولؐ اور ان کے پیرو ابراہیمؑ کے نقشِ قدم پر.... اور اس دعوت کا انکار کرنے والے (مشرکین) کی ساری زندگی ابراہیم علیہ السلام کی سیرت، دعاؤں اور تمناؤں کے بالکل بر عکس ہے

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

سورت کا ربط

- سورۃ الرعد کا سورۃ ابراہیم کے ساتھ جوڑے کا تعلق ہے۔ طوالت میں دونوں سورتیں تقریباً برابر ہیں، دونوں کے مضامین میں بھی مشابہت ہے، دونوں تقریباً ایک ہی زمانے میں نازل ہوئیں
- سُوْرَةُ الرَّعْد میں حق و باطل کا فلسفہ وفرق عقلی اور آفاقی دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا، سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم میں بتایا گیا ہے کہ شکر کے نتیجے میں توحید کے فطری جذبات پیدا ہوتے ہیں، توحید حق ہے اور شرک باطل
- سُوْرَةُ الرَّعْد میں قریش کو تنبیہ و تہدید کی گئی۔ سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم میں بتایا گیا کہ قرآن بطورِ حجت آجانے کے بعد اگر قریش نے نہ مان کے دیا تو انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دیں، یہ اپنے انجام کو پہنچیں گے
- اگلی سورت "سُوْرَةُ الْحِجْر" میں قومِ لوط، قومِ شعیب اور قومِ ثمود کی ہلاکت کا ذکر ہے، یہاں سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم میں ہدایت کہ تاریخ کے اہم واقعات (ایام اللہ) سے تذکیر کی جائے

سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم

سورت کے اہم نکات اور کلیدی الفاظ

- قرآن کے نزول کا مقصد بتایا گیا (موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجی جانے والی آیات کا مقصد بھی یہی تھا)
- توحید و شرک کو نور اور ظلمات کہا گیا ہے
- تاریخی دلائل کے لیے "ایامُ اللہ" (اللہ کے دن) کا لفظ لایا گیا ہے - نبی اکرم ﷺ کو ہدایت کہ آپ مشرکینِ مکہ کو تاریخی دلائل سے قانونِ جزاء و سزا سمجھا دیں

- قرآن کے نزول کا مقصد بتایا گیا (موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجی جانے والی آیات کا مقصد بھی یہی تھا)
- توحید و شرک کو نور اور ظلمات کہا گیا ہے
- تاریخی دلائل کے لیے "ایامُ اللہ" (اللہ کے دن) کا لفظ لایا گیا ہے - نبی اکرم ﷺ کو ہدایت کہ آپ مشرکینِ مکہ کو تاریخی دلائل سے قانونِ جزاء و سزا سمجھا دیں

- بنی اسرائیل (ایک ناشکری اور احسان فراموش قوم) کو اللہ کی نعمتوں اور احسانات کی یاد دہانی اور شکر کے رویے کی تلقین – مشرکین مکہ کو تاریخ سے دعوتِ عبرت – اللہ کی نعمتوں کے ناقدر شناس، احسان فراموش اور نمک حرام قائدین، قوم کو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں
- سورۃ میں شکر اور کفران (ناشکری) کے مضامین کی تکرار (مختلف اسالیب اور مختلف پیرائیوں میں)- شکر/کفر کے الفاظ ۱۱ مرتبہ

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

مكية

آيات 52

اَلۤرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ ①

سورت کا مرکزی مضمون: آپ ﷺ اور آپؐ کی دعوت کے بدترین مخالفین کو سخت تنبیہ، ملامت اور زجر و توبیخ ۔کہ جس نظریے اور عقائد کے تم علمبرادر ہو اس کی کوئی بنیاد نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ اس کے مقابلے میں جس پیغامِ توحید کی دعوت یہ رسول (ﷺ) دے رہے ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہے، اس کی جڑیں قلب و روح میں گہری اور اس کی شاخیں فضائے آسمانی میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ناشکری کا رویہ ترک کرو، پچھلی قوموں کے انجام سے سبق سیکھو۔ توحید اور شکر اختیار کرو

قرآن کریم کے نزول کے مقصد کی وضاحت (لوگوں کو عقاید و اعمال کی تاریکیوں اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور ایمان و عملِ صالح کی روشنی میں لانا

اللہ کی نعمتوں اور احسانات کو یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ "شکر کا رویہ" ہے جس کے اختیار کرنے ہدایت کی گئی اور ناشکری کے رویے کے انجام بد سے خبرداری

قومِ نوح، قومِ عاد اور قومِ ثمود کے حوالے سے شکر اور کفر کی کشمکش اور تاریخ۔
تاریخ گواہ ہے کہ ناشکری (کفر) کا رویہ اختیار کرنے والے تباہ ہو کر رہے

شکر کا رویہ اختیار نہ کرنے والے لیڈروں اور ان کے ضعیف اور اندھے پیروکاروں کو تنبیہ، روزِ قیامت ایک دوسرے پر لعنت کریں گے (اپنی فکر کرو)

دعوتِ توحید اور نظامِ کفر و شرک کی تشبیہ - کلمہٗ طیبہ اور کلمہٗ خبیثہ سے
قرآن اور حدیث پر مشتمل بات- کلمہٗ طیبہ
قرآن و سنت کے خلاف بات- کلمہٗ خبیثہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ سے شکر و توحید پر استدلال-
اللہ نے ان پر بے شمار انعامات و احسانات کیے-
آپ اللہ کے ایک شکر گذار بندے

مناظرِ قیامت سے انذار - شرک چھوڑ کو خالص توحید اختیار کرنے کی دعوت

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ۝ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝

الٓرٰ - الف لام را

حروفِ مقطعات

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ - یہ ایک کتاب ہے جسے نازل کیا ہے ہم نے آپ کی طرف

أَنْزَلَ يُنْزِلُ ، إِنْزالاً : اتارنا (یکبارگی) (IV)

نَزَّلَ يُنَزِّلُ ، تَنْزِيْلاً : اتارنا (تھوڑا تھوڑا کرکے) (II)

لِتُخْرِجَ النَّاسَ - تاکہ نکالیں آپ انسانوں کو

اَخْرَجَ يُخْرِجُ ، اِخْرَاجٌ : نکالنا (IV)

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ - تاریکیوں سے روشنی کی طرف

الظُّلُمٰتِ : اندھیرے (جمع)، نُوْر روشنی (واحد)

ظلمات : عقائد و اعمال کی تاریکیاں۔ نور: ایمان و عمل صالح کی روشنی ۔ گمراہی کے ہزاروں راستے ہیں لیکن ہدایت کی راہ ایک ہی ہے اس وجہ سے ظلمات جمع ہے اور نور واحد

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ - ان کے رب کی توفیق سے

اِذْن : اجازت، حکم، مشیئت، توفیق

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ - تعریف کئے گئے بالادست کے راستے کی طرف

عَزِيْز : نہایت غالب، بالادست

حَمِيْد : حمد (تعریف) کیا ہوا

اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ۙ﴿۲﴾

اللّٰهِ الَّذِیْ - اللہ وہ (ہے) جس

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ - کے لیے ہی ہے وہ جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِی الْاَرْضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ - اور ہلاکت ہے کافروں کے لیے

مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ - ایک شدید عذاب (کی وجہ) سے

وَیْل : ہلاکت، تباہی، دوزخ کی ایک وادی کا نام
تہدید اور وعید کیلئے آتا ہے

الۤرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِۙ ﴿۱﴾ اللّٰهِ
الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ۙ ﴿۲﴾

ال ر، اے محمدؐ، یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ، ان کے رب کی توفیق سے، اُس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے

اور زمین اور آسمانوں کی ساری موجودات کا مالک ہے اور سخت تباہ کن سزا ہے قبول حق سے انکار کرنے والوں کے لیے

Alif. Lam. Ra'. This is a Book which We have revealed to you that you may bring forth mankind from every kind of darkness into light, and direct them, with the leave of their Lord, to the Way of the Mighty, the Innately Praiseworthy,

(to the Way of) Allah to Whom belongs all that is in the heavens and all that is in the earth. Woe be to those who reject the Truth for a severe chastisement,

محمد اقبال

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ۝ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِۨ

قرآن کا تعارف اور مقصدِ نزول

- قرآنِ مجید کو کتاب کہا گیا کہ اس کو مستقل طور پر لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور محفوظ کر دیا گیا ہے (اس حوالے سے اس کے مٹ جانے کے تمام واہمے ختم ہو گئے ہیں)
- یہ کتاب (قرآنِ کریم) اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے، کسی انسان کی تصنیف نہیں (دوسرے مقامات پر اس کی تصریح کر دی گئی ہے کہ یہ کتاب آخری کتاب ہے اور اللہ نے اسے قیامت تک کی نوع انسانی کے لیے نازل کیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ وابستگی قوموں کے لیے عروج کا باعث ہو گی اور اس سے تعلق توڑ لینا تباہی اور بربادی کا باعث ہو گا)
- انسان کو اس دنیا میں زندگی کے سفر میں روشنی کی ضرورت ہوتی ہے، اس کا فکری ارتقاء، تحقیق و تجسّس کی روشنی کا طالب ہے کہ اسے جذبات کی آسودگی ایک ایسی روشنی کی ضرورت محسوس کرتی ہے جس میں فطرت اور طبیعت الجھن اور اڑچن محسوس نہ کرے، لیکن یہ انسان کی بدقسمتی ہے کہ وہ روشنی کی تلاش میں ہمیشہ اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتا ہے
- یہاں یہ بتایا گیا یہ کتاب (قرآنِ حکیم) ایک مینارہ نور ہے جس سے روشنی کی کرنیں پھوٹتی ہیں اور انسانی زندگی کے راستوں کو روشن کرتی ہیں۔ اللہ نے اس منبع نور کو نازل کیا ہے تاکہ آپ ﷺ اس روشنی کی مدد سے لوگوں کو تاریکیوں سے نکالیں
- تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لانا: کفر، شرک، اور شیطان کے راستوں سے ہٹا کر ایمان، عمل صالح اور خدا کے راستے پر لانا جو شخص اللہ کے راستے پر نہیں ہے وہ اندھیرے راستوں کا مسافر ہے خواہ وہ اپنے تئیں کتنا ہی روشن خیال ہو اور نور علم سے منور

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ

ہدایت اللہ تعالیٰ کی توفیق پر منحصر ہے

- یہ ظلمتوں اور اندھیروں سے نورِ ایمان کی طرف آنا ، اللہ کی توفیق اور اذن سے ہی ممکن ہے
- اس میں دراصل اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی، مبلغ، خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو، راہ راست پیش کر دینے سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔ کسی کو اس راستہ پر لے آنا اس کے بس میں نہیں ہے۔اس کا انحصار سراسر اللہ کی توفیق اور اس کے اذن پر ہے
- اللہ کسی کو توفیق دے تو وہ ہدایت پا سکتا ہے، ورنہ پیغمبر جیسا کامل مبلغ اپنا پورا زور لگا کر بھی اس کو ہدایت نہیں بخش سکتا۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ-اے نبیؐ، آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (28:56)
- **اللہ کی توفیق کا قانون**: قرآن کریم میں مختلف مقامات پر وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی توفیق اسی کو ملتی ہے جو خود ہدایت کا طالب ہو، ضد اور ہٹ دھرمی اور تعصب سے پاک ہو، اپنے نفس کا بندہ اور اپنی خواہشات کا غلام نہ ہو، کھلی آنکھوں سے دیکھے، کھلے کانوں سے سنے، صاف دماغ سے سوچے ، اور معقول بات کو بے لاگ طریقہ سے مانے
- اللہ تعالیٰ جس کو اپنی اس سنت کے مطابق پاتا ہے اس کو ہدایت بخشتا ہے اور جو اس پر پورا نہیں اترتے انہیں ان کی گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے

الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ۝۳ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ

الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ - وہ (لوگ) جو ترجیح دیتے ہیں

(ح ب ب)

اِسْتَحَبَّ يَسْتَحِبُّ ، اِسْتِحْبَابٌ
پسند کرنا، دوست رکھنا، ترجیح دینا (X)

الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ - دنیا کی زندگی کو آخرت پر

وَيَصُدُّوۡنَ - اور روکتے ہیں

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدٌّ روکنا (اور رکنا بھی)

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ سے

وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا - اور چاہتے ہیں کہ وہ ٹیڑھا ہو جائے

بَغٰى يَبْغِىْ ، بَغْىٌ تلاش کرنا، چاہنا

عِوَج : کجی، ٹیڑھ

اُولٰٓـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ - یہ لوگ گمراہی میں دور نکل گئے ہیں۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا - اور نہیں بھیجا ہم نے

مِنۡ رَّسُوۡلٍ - کوئی رسول

اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ - مگر اپنی قوم کی زبان (بولنے) والا

لِسَان : زبان (اس کا اطلاق اس عضو پر بھی جو منہ میں ہوتا ہے اور زبان (language) پر بھی جو قوتِ گویائی ہے

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ - تاکہ وہ خوب واضح کر دے ان کے لیے

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنٌ : کھول کر بیان کرنا (II)

فَيُضِلُّ اللّٰهُ - پھر گمراہ کر دیتا ہے اللہ

اَضَلَّ يُضِلُّ ، اِضْلَالٌ : گمراہ کرنا (IV)

مَنْ يَّشَآءُ - جسے چاہے

شَآءَ يَشَآءُ ، مَشِيْٓئَةٌ : چاہنا

وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ - اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے

هَدٰى يَهْدِىْ ، هِدَايَةٌ : ہدایت دینا

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ - اور وہی ہے زبردست، بڑی حکمت والا

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۝٣

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤

جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں، جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روک رہے ہیں اور
چاہتے ہیں کہ یہ راستہ (ان کی خواہشات کے مطابق) ٹیڑھا ہو جائے یہ لوگ گمراہی میں بہت
دور نکل گئے ہیں
ہم نے اپنا پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے، اُس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں
پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے پھر اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے
اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، وہ بالادست اور حکیم ہے

To those who have chosen the life of the world in preference to the Hereafter, who hinder people from the Way of Allah, and seek to make it crooked. They have gone far astray.
Never have We sent a Messenger but he has addressed his people in their language that he may fully expound his Message to them. (And after the Message is expounded), Allah lets go astray whomsoever He wills, and guides to the Right Way whomsoever He wills. He is the All-Mighty, the All-Wise.

محمد اقبال

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ③

تاریکیوں کے مسافروں کی بنیادی گمراہیاں اور خرابیاں

- یہ لوگ آنکھیں رکھنے اور عقل اور شعور سے بہرہ ور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشنی میں سفر کرنا پسند نہیں کرتے، انھیں تاریکی کے دھکے اور اندھیروں کی کھائیاں گوارا ہیں۔
- وہ دنیا کی زندگی کو آخرت کی دائمی زندگی پر ترجیح دیتے ہے، وہ نقد پر ادھار کو ترجیح دینے کے لیے تیار نہیں، وہ حقیقی اور دائمی نفع کو وقتی اور قلیل نفع پر فوقیت دے کر دنیا کی زندگی میں گم ہو گئے ہیں
- زندگی کے بلند مقصد اور نصب العین، اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا التزام، مرنے کے بعد حساب کتاب اور جزاوسزا پر ایمان نہیں رکھتے
- فکری الجھنوں اور عملی کجرویوں میں نہ صرف خود مبتلا ہیں بلکہ نئی نئی گمراہیاں اختراع کرتے ہیں سفلی جذبات کو ابھارنے کے لیے تفریح کے نام سے نفس کے لیے نئے نئے پھندے تیار کرتے ہیں پروپیگنڈے کے زور سے انسان کی ہوس کو بے ہنگم لطف ولذت کے ذرائع سے انسانیت کی منزل کھوٹی کرتے ہیں، نفسانی خواہشات کو اپنا رہنما بنا لیتے ہیں
- وہ اللہ کی مرضی کے تابع ہو کر نہیں رہنا چاہتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا دین ان کی مرضی کا تابع ہو کر رہے
- یہ صورتحال ایسے لوگوں کو ہدایت کے راستے سے اتنا دور لے جاتی ہے کہ وہاں سے واپس پلٹنا مشکل ہو جاتا ہے

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ‌ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ کا احسان

- اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو بغیر کسی استثناء کے ان کے اپنے علاقے کے لوگوں کی زبان میں رسالت پر مبعوث کیا ہے۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَبْعَثْ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا بِلُغَةِ قَوْمِهِ-(مسند أحمد) - ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اس کی امت کی زبان میں ہی بھیجا ہے
- اس کی حکمت یہ بتائی کہ انبیاء علیہ السلام اللہ کا پیغام اچھی طرح انہی لوگوں کی زبان میں پہنچادیں ، دین کی ایک ایک حقیقت کو ان پر واضح ہو جائے اور کوئی ابہام اور حجت باقی نہ رہے ۔اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک احسان کے طور پر بیان فرمایا ہے
- اس کا تعلق اس بات سے بھی کہ پیغمبر لوگوں کو شرک اور کفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید کی روشنی میں لے آئیں۔
- یہ اس بات کا جواب بھی ہے کہ منکرین کہتے تھے قرآن کریم اگر کسی اور زبان میں نازل ہوتا تو ہم یقین کر لیتے چونکہ قرآن آپ کی زبان پر نازل ہوا ہے اس میں قوی احتمال ہے کہ شاید آپ نے اپنی طرف سے خود ہی بنالیا ہو ؟
- ہدایت وضلالت کے باب میں اللہ کی سنت: اللہ نے بیان فرمادی کہ وہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے تسلی کہ آپ کا کام اللہ کی باتوں کو اچھی طرح واضح کر دینا ہے وہ آپ نے کر دیا ہے اور کر رہے ہیں، رہا لوگوں کا ایمان لانا یا نہ لانا تو یہ خدا کی مشیت پر منحصر ہے۔ جو لوگ اس کی حکمت کے تحت ہدایت پانے کے مستحق ٹھہریں گے وہ ہدایت پائیں گے اور جو لوگ اس کے مستحق نہیں ٹھہریں گے وہ اس سے محروم رہیں گے۔ جو شخص اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے تو وہ مزید توفیق کا سزاوار قرار پاتا ہے ، اور جو شخص ان کی قدر نہیں کرتا اس سے دی گئی صلاحیتیں بھی چھن جاتی ہیں

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَ ذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝۵ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا - اور یقیناً بھیجا تھا ہم نے

مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ - موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر

اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ - (اور حکم دیا تھا) کہ نکالو اپنی قوم کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ - تاریکیوں سے روشنی کی طرف

وَ ذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ - اور یاد دلاؤ انھیں اللہ کے دنوں کی [تاریخِ الٰہی کے (سبق آموز) واقعات]

ذَكَّرَ يُذَكِّرُ ، تَذۡكِيۡرٌ : یاد دلانا (II)

اَيَّامِ اللّٰہ : اللہ کے دن (مراد وہ دن جن میں اللہ نے نافرمان قوموں پر عذاب نازل فرمائے)

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ - بیشک اس میں بڑی نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ - ہر اس شخص کے لیے جو بہت صبر اور شکر کرنے والا ہے

صَبَّار ، صَبْرٌ سے مبالغہ کا صیغہ

شَكُوۡر ، شُكْرٌ سے مبالغہ کا صیغہ

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ - اور جب کہا تھا موسیٰ نے اپنی قوم سے

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۚ ﴿٦﴾

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ - یاد کرو اللہ کے اس احسان کو جو اس نے تم پر کیا

ذَکَرَ يَذْكُرُ ، ذِكْرٌ : یاد کرنا

اِذْ اَنْجٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ - جبکہ اس نے نجات دلائی تمہیں آل فرعون سے

اَنْجٰی يُنْجِیْ ، اِنْجَآءٌ نجات دینا (IV)

يَسُوْمُوْنَكُمْ - وہ تکلیف دیتے تھے تم کو

(س و م) سَامَ يَسُوْمُ ، سَوْمٌ : پہنچانا، شامت لانا

سُوْٓءَ الْعَذَابِ - عذاب کی برائی سے

سُوْٓءِ : برا

وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ - اور ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو

(II) ذَبَّحَ يُذَبِّحُ ، تَذْبِيْحٌ : ذبح کرنا

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ - اور زندہ رہنے دیتے تھے تمہاری عورتوں کو

اِسْتَحْیٰ يَسْتَحْيِیْ ، اِسْتِحْيَآءٌ زندہ رکھنا (X)

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ - اور اس میں ایک بڑی آزمائش تھی

بَلَآءٌ : تکلیف، آزمائش

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ - تمہارے رب کی طرف سے

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ وَ ذَکِّرۡہُمۡ بِاَیّٰىمِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ
شَکُوۡرٍ ﴿۵﴾ وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہِ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ اَنۡجٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ وَ یُذَبِّحُوۡنَ
اَبۡنَآءَکُمۡ وَ یَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِکُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَظِیۡمٌ ٪ ﴿۶﴾

ہم اِس سے پہلے موسیٰؑ کو بھی اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیج چکے ہیں اسے بھی ہم نے حکم دیا تھا کہ اپنی
قوم کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لا اور انہیں تاریخ الٰہی کے سبق آموز واقعات سنا کر نصیحت
کر اِن واقعات میں بڑی نشانیاں ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو - یاد کرو جب
موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا "اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے اس نے تم کو
فرعون والوں سے چھڑایا جو تم کو سخت تکلیفیں دیتے تھے، تمہارے لڑکوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور
تمہاری عورتوں کو زندہ بچا رکھتے تھے اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی

We indeed sent Moses with Our Signs, saying: "Lead your people out of all kinds of darkness into light, and admonish them by narrating to them anecdotes from the Days of Allah." Verily in it there are great Signs for everyone who is patient and gives thanks (to Allah). And call to mind when Moses said to his people: "Remember Allah's favour upon you when He delivered you from Pharaoh's people who afflicted you with a grievous chastisement, slaughtering your sons, while letting your women live. In it there was a terrible trial from your Lord.

محمد اقبال

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ وَ ذَکِّرۡہُمۡ بِاَیّٰىمِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ۝۵ وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہِ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ

موسیٰ علیہ السلام کی سر گزشت اور ایامُ اللہ سے (شکر اور کفر پر) استدلال

- اے نبی ﷺ ! ہم نے آپ کو اپنی قوم کی طرف بھیجا اور کتاب نازل کی، تاکہ آپ اپنی قوم کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف لائیں۔ اسی طرح ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو معجزات و دلائل دے کر ان کی قوم کی طرف بھیجا تاکہ وہ انھیں کفر و جہل کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا کریں
- دونوں رسولوں کی رسالت کی غایت ــ لوگوں کو کفر و شرک کے اندھیروں سے ایمان کی نور کی طرف لے کر آنا (نبی اکرم ﷺ کو حکم پوری انسانیت کے لیے ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم صرف ان کی قوم کے لیے تھا)
- ساتھ یہ ہدایت بھی کہ لوگوں کو ان تاریخی واقعات سے یاددہانی کروائیں جن میں اللہ تعالیٰ نے منکر اور سرکش قوموں اور افراد کو عذاب استیصال میں مبتلا کیا اور ان کے نام و نشان تک مٹا دیئے (قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور ان کے بعد آنے والی اقوام کے واقعات ... جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے)
- البتہ ان سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات سے وہی نصیحت پکڑیں گے جو صبر اور شکر کرنے والے ہیں، اس لیے کہ اللہ کی نہ شمار ہونے والی نعمتوں پر وہی شکر کرے گا جو یہ تسلیم کرے گا کہ یہ نعمتیں اس کے رب کی طرف سے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو مشکلات میں ثابت قدم رہتے ہیں اور صبر کے دامن کو تھامے رہتے ہیں
- مکہ والوں سے کہا جارہا ہے کہ حق کے سامنے سرکشی اختیار کرنے کی بجائے عاجزی اور شکر کا رویہ اختیار کرو ــ مسلمانوں سے کہا جارہا ہے کہ تم ان قریش کی اذیتوں سے ہراساں ہونے کی بجائے صبر کا دامن اور مضبوطی سے تھام لو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۵ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

صبر اور شکر

- صبر اور شکر یہ دونوں صفات آپس میں ایک دوسرے کے لیے تکمیلی (complementary) نوعیت کی ہیں۔
- ایک بندۂ مومن کو ہر وقت ان میں سے کسی ایک حالت میں ضرور ہونا چاہیے اور اگر وہ ان میں سے ایک حالت سے نکلے تو دوسری حالت میں داخل ہو جائے۔ اگر اللہ نے اس کو نعمتوں اور آسائشوں سے نوازا ہے تو وہ شکر کرنے والا ہو اور اگر کوئی مصیبت یا تنگی اسے پہنچی ہے تو صبر کرنے والا ہو۔
- عَنْ أبي يَحْيَى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: عَجباً لأمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خيْراً لَهُ. رواه مسلم. مومن کا معاملہ تو بہت ہی خوب ہے، اس کے لیے ہر حال میں بھلائی ہے، اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کے لیے نہیں ہے۔ اگر اسے کوئی آسائش پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، پس یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، پس یہ اس کے لیے بہتر ہے۔
- داؤد علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اللہ سے درخواست کی کہ اے رب میں تیرا شکر کیسے ادا کروں؟ جب کہ شکر خود تیری طرف سے مجھ پر ایک نعمت ہے۔ یعنی شکر ادا کرنے کی توفیق ملنا خود ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس پر بھی شکر ادا کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد، اب تو نے میرا شکر ادا کر دیا جب تو نے یہ اعتراف کر لیا کہ اللہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ جب انسان یہ سمجھ جائے کہ اللہ ہم تیرا شکر کسی صورت بھی ادا نہیں کر سکتے۔ ہم جتنا بھی شکر کریں اللہ کی نعمتیں اس سے زیادہ ہیں۔ اب انسان نے واقعی ایک طرح سے شکر کا حق ادا کر دیا۔
- بنی اسرائیل کو اللہ کی تمام نعمتیں اور ان پر اللہ کے خصوصی احسانات یاد رکھنے کی ہدایت

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَٮِٕنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَٮِٕنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ‏ ۝۷ وَقَالَ مُوۡسٰٓى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ‏ ۝۸

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ - اور (یاد کرو وہ وقت) جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا

تَاَذَّنَ يَتَاَذَّنُ ، تَاَذُّنٌ : آگاہ کر دینا، سنا دینا (۷)

لَ : لام تاکید

زَادَ يَزِيْدُ ، زِيَادَةٌ : زیادہ دینا

لَئِنْ = لَ + اِنْ

لَٮِٕنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ ۔ اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور زیادہ دوں گا تمہیں

وَلَٮِٕنۡ كَفَرۡتُمۡ - اور اگر ناشکری کروگے تو (یاد رکھو)

اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ - بیشک میرا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

وَقَالَ مُوۡسٰى - اور کہا تھا موسیٰ نے

اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ - اگر تم لوگ ناشکری کروگے

ان تمام آیات میں كُفْر، شکر کے مقابلے میں آیا ہے

وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا - اور وہ (بھی) جو زمین میں ہیں سب کے سب

فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ - تو بیشک اللہ ہے بے نیاز اور تعریف کیا گیا

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ٧ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ٨

اور یاد رکھو، تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو میری سزا بہت سخت ہے"
اور موسیٰؑ نے کہا کہ "اگر تم کفر کرو اور زمین کے سارے رہنے والے بھی کافر ہو جائیں تو اللہ بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے

Also call to mind when your Lord proclaimed: "If you give thanks, I will certainly grant you more; but if you are ungrateful for My favours, My chastisement is terrible.
Moses said: "Were you to disbelieve - you and all those who live on earth - Allah is still Self-Sufficient, Innately Praiseworthy."

محمد اقبال

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَٮِٕنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَٮِٕنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ‏ ﴿۷﴾ وَقَالَ مُوۡسٰۤى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَـغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ‏ ﴿۸﴾

شکراور کفران کی بابت اللہ کا مقررہ قانون

- یہاں خطاب بنی اسرائیل کو ہے (کہ اگر تم شکر کا رویہ اختیار کروگے تو تمہیں بڑھایا جائے گا اور اگر ناشکری کروگے تو اللہ کا عذاب بھی سخت ہے) لیکن اللہ نے ایک اصولی قاعدہ اور قانون بیان فرمایا ہے کہ :

جو قوم شکر بجالاتی ہے، یعنی خدا کی بخشی ہوئی نعمتوں کی قدر کرتی ہے اور انھیں ٹھیک طور پر کام میں لاتی ہے خدا اسے اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے جو کفران نعمت کرتی ہے یعنی قدر شناسی نہیں کرتی، وہ محرومی و نامرادی کے عذاب میں گرفتار ہو جاتی ہے اور یہ اللہ کا سخت عذاب ہے، جو کسی انسانی گروہ کے حصے میں آتا ہے۔

- اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا عادی بنائے

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ، سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا " جسے شکر کرنے کی توفیق ملی وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "لئن شکرتم لازیدنکم "یعنی اگر تم میرا شکرادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔ جسے توبہ کرنے کی توفیق عطا ہوئی وہ توبہ کی قبولیت سے محروم نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے " وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ "یعنی اور وہی ہے جو اپنے بندے سے توبہ قبول فرماتا ہے۔

- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا " جو تھوڑی نعمتوں کا شکرادا نہیں کرتا وہ زیادہ نعمتوں کا بھی شکرادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکرادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرادا نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرنا شکر ہے اور انھیں بیان نہ کرنا ناشکری ہے

اضافی مواد

Reference Material

شکر (المعاني والتعريف)

- شکر کے لغت میں اصلی معنی: " تھوڑا سا چارہ ملنے پر بھی جانور میں تروتازگی پوری ہو اور دودھ زیادہ دے"
- اس سے انسانوں کے محاورے میں یہ معنی پیدا ہوئے کہ کوئی کسی کا تھوڑا سا بھی کام کردے تو دوسرا اس کی پوری قدر کرے۔
- شکر کی عام فہم تعریف: " نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرارِ کرنا اور کسی کی عنایت یا نوازش کے سلسلے میں اس کا احسان ماننے کے ہیں
- اللہ کے شکر سے مراد اللہ کی بے پایاں رحمت، شفقت، ربوبیت، رزاقی اور دیگر احسانات کے بدلے میں دل سے اٹھنے والی کیفیت و جذبے کا نام ہے
- علامہ ابن قیمؒ نے شکر کی تعریف اس طرح کی "اللہ کے بندوں پر اس کی نعمت کا اثر ظاہر ہونا، خواہ وہ بذریعہ زبان ہو جیسے اللہ کی تعریف کی جائے یا اعتراف نعمت کیا جائے، یا پھر بذریعہ دل ہو، محبت اور لگاؤ کے سبب۔ یا پھر اعضاء وجوارح کے ذریعے سے۔ مثلاً خود کو اس کے سامنے جھکا دیا جائے، یا اس کی اطاعت کی جائے"
- امام لغت امام راغب اصفہانی نے شکر پر بحث میں لکھا، "شکر کے تین درجے ہیں:
  - پہلا درجہ "شکر بالقلب" یعنی پہلے کسی کے احسان کا دل میں احساس اور شعور ہو۔ اس احسان، انعام اور نعمت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو (تب ہی نعمت کا شکر بقدر معرفت ہی ادا کیا جا سکتا ہے
  - دوسرا درجہ "شکر باللسان" یعنی دل میں جذبات شکر ابھرے ہیں، اب وہ زبان پر آئیں گے۔ الفاظ کا جامہ اختیار کریں گے اور آپ اپنے محسن و منعم کا زبان سے شکر ادا کریں گے
  - تیسرا درجہ "شکر بالجوارح" یعنی اپنے پورے وجود سے شکر ادا کرنا

شکر (متضاد معانی)

- شکر کی ضد: قرآن مجید میں " کفر " کو شکر کے متضاد کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس کے لغوی معنی چھپانے کے ہیں اور محاورہ میں کسی کے کام یا احسان پر پردہ ڈالنے اور زبان و دل سے اس کے اقرار اور عمل سے اس کے اظہار نہ کرنے کے ہیں، اسی سے ہماری زبان میں "کفرانِ نعمت" کی اصطلاح رائج ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور نعمتوں کو بھلا کر دل سے اس کا احسان مند نہ بننا، زبان سے ان کا اقرار اور عمل سے اپنی اطاعت شعاری اور فرمانبرداری ظاہر نہ کرنا، ناشکری/کفرانِ نعمت اور کفر ہے

- قرآن پاک میں یہ دونوں لفظ (شکر اور کفر) اسی طرح ایک دوسرے کے بالمقابل آئے ہیں
- جس طرح کفر اسلام کی نگاہ میں بدترین خصلت ہے اس کے بالمقابل شکر سب سے بہتر اور اعلیٰ صفت ہے
- إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ، (76:3) بے شک ہم نے اسے (حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے شعور و بصیرت کی) راہ بھی دکھا دی، (اب) خواہ وہ شکر گزار (شاکر) ہو جائے یا ناشکر گزار (کافر) رہے
- وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ، (14:7) اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اضافہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے
- اس تقابل سے معلوم ہوا کہ اگر کفر، اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور نعمتوں کی ناقدری کرکے اس کی نافرمانی کو کہتے ہیں تو اس کے مقابلہ میں شکر کی حقیقت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعمتوں کی قدر جان کر اس کے احکام کی اطاعت اور دل سے فرمانبرداری کی جائے

شکر (قرآن مجید کی تعبیر)

- ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ، (2:52) مگراس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو
- ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ، (2:56) تم بے جان ہو کر گر چکے تھے، مگر پھر ہم نے تم کو جِلا اٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ
- فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ، (2:52) لہٰذا تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو، کفران نعمت نہ کرو
- وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ، (16:14) وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے ترو تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو
- رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ، (14:37) پروردگار، میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے پروردگار، یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو اِن کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں
- وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ، (23:78) وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں سُننے اور دیکھنے کی قوتیں دیں اور سوچنے کو دل دیے مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو

شکر (قرآن مجید کی تعبیر)

- مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا (4: 147) ماللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤاور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدر شناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہے
- هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ قف لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَ اَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ط وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ، (27:40) یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکرادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکر مندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے
- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ط وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ، (31:12) اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی، (اور اس سے فرمایا) کہ اللہ کا شکرادا کرو اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بیشک اللہ بے نیاز ہے (خود ہی) سزاوارِ حمد ہے
- اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ قف وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ج وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ، (39:7) اگر تم کفر کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر (و ناشکری) پسند نہیں کرتا، اور اگر تم شکر گزاری کرو (تو) اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے
- بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ، (39:66) بلکہ تُو اللہ کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا

شکر (احادیث مبارکہ میں)

- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ : أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا- مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں : یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا : کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بنوں؟

- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا- رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ اس بات سے (بھی) راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کا شکر ادا کرے یا پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے

- عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ- رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : مومن کی (اس) شان پر خوشی کرنی چاہیے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہے اور یہ مقام اس کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں، اگر وہ نعمتوں کے ملنے پر شکر کرے تو اس کو اجر ملتا ہے اور اگر وہ مصیبت آنے پر صبر کرے تب بھی اس کو اجر ملتا ہے

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ- رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه: آپ ﷺ نے فرمایا : کھانے پر شکر کرنے والا درجہ میں صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے

شکر (احادیث مبارکہ میں)

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا گویا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ، فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا (وہ دو خصلتیں یہ ہیں :) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس کی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی، اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے۔ اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا

- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُوْرٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ - رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی مسرت افزا خبر یا خوشخبری آتی تو آپ ﷺ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدہ ریز ہو جاتے

شکر (احادیث مبارکہ میں)

- عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ: ررَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جس کو کوئی چیز دی جائے تو اگر اس میں طاقت ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس (چیز دینے والے) کی تعریف کرے۔ پس جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اسے (اس کی عطا کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ،.... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا : اے ابوہریرہ! تقویٰ و ورع اختیار کرو تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو تو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے......۔

ناشکری اور فساد فی الارض

- شکر کا فساد فی الارض کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ :
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو وہاں استعمال کرنا جہاں اس نے حکم دیا ہے اور جہاں وہ راضی ہے شکر ہے اور بہت بڑی ناشکری ہے کہ اللہ کے دیے ہوئے وسائل اور اس کی بخشی ہوئی نعمتوں اور طاقتوں کو اس جگہ استعمال کیا جائے جو فساد فی الارض کو جنم دے
- مال و دولت جمع کرنا، مال کی ہوس میں مبتلاء ہونا، اپنے نفع کی خاطر لوگوں کو ان کی معیشت سے محروم کرنا ناشکری ہے، ناشکری کا یہ نظام بنالینا، اس کا حصہ بننا، لوگوں کے اس استحصال میں شریک ہونا، " فساد فی الارض " ہے
- مال میں غرباء و فقراء کا حصہ رکھنا، اپنے علم کو انسانیت کے لیے عام کرنا، اخلاق حسنہ کو آگے اپنی نسل اور معاشرے میں منتقل کرنا، دین و شریعت کی نعمت کی تبین، سب اللہ کی ان نعمتوں کے شکر کے اظہار ہیں، ان کے بر عکس لوگوں کے حقوق کا غصب اور استحصال ناشکری اور فساد فی الارض ہے- سرمایہ داری جیسا استحصالی نظام اس فساد فی الارض کی مثال ہے
- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں جہاں بھی اپنی نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ انسانی ناشکری کا ذکر بھی کیا ہے تو در حقیقت انسانی سماج میں ایسے انسانیت کش نظام بنانے والوں کی نشاندہی کی ہے
- جسے اللہ تعالیٰ حکومت و اختیار سے نوازا ہے تو اللہ کے اس انعام کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں کہ حق نیابت ادا کیا جائے۔ اللہ کی مخلوق میں عدل و انصاف کا نظام جاری کیا جائے۔ طاقت معاشرے کے کمزور طبقہ کی طرف لوٹا دی جائے۔ یہی جذبہ تھا جس کا اظہار خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت ملتے ہی پہلے خطبہ میں کیا۔ اور فرما دیا کہ تم میں جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک طاقتور ہے اور جو طاقتور ہے وہ کمزور ہے۔ ظلم و جبر اور، رشوت، سفارش، اشرافیہ پروری ناشکری ہے، اور اس کا نظام بنالینا سرکشی اور عدوان ہے۔

عملی زندگی میں شکر

- ## عملی زندگی میں شکر کیسے لایا جائے؟

- شکر کے باب میں ایک بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے زبان سے الحمد للہ پڑھ دیا تو مالک کا شکر ادا ہو گیا، حالاں کہ یہ صحیح نہیں ہے، تسبیح پر کلمۂ شکر کی گردان شکر کا حق ادا نہیں کرتی، دراصل دل کے اس لطیف احساس کا نام ہے، جس کے سبب سے ہم اپنے محسن سے محبت رکھتے ہیں، ہر موقع پر اس کے احسان کا اعتراف کرتے ہیں اور اس کے لیے سراپا سپاس بنتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اس کو خوش رکھ سکیں۔

- اللہ تعالی اپنے بندوں سے صرف دو باتیں چاہتا ہے، شکر اور ایمان۔ ایمان کی حقیقت تو معلوم ہے،

- شکر کی حقیقت یہ ہے کہ شریعت میں جو کچھ ہے، وہ شکر کے دائرہ میں داخل ہے، ساری عبادتیں شکر ہیں، بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کی حقیقت بھی شکر ہے، دولت مند اگر اپنی دولت کا کچھ حصہ خدا کی راہ میں دیتا ہے تو یہ دولت کا شکر ہے، صاحب علم اپنے علم سے بندگان الہی کو فائدہ پہنچاتا ہے، تو یہ علم کی نعمت کا شکر ہے، طاقت ور کمزوروں کی امداد اور اعانت کرتا ہے، تو یہ بھی قوت وطاقت کی نعمت کا شکرانہ ہے۔

- انسان اپنے عمل سے اس طرح شکر ادا کر سکتا ہے کہ ملنے والی نعمت کے تمام حقوق و فرائض ادا کرے، حاصل شدہ نعمت کے حقوق ادا کرنے میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے، نعمت سے متعلق حقوق کی ادائیگی میں اپنی پسند و ناپسند کو ختم کرکے صرف نعمت کے مالک کی مرضی کا خیال رکھے، حاصل شدہ نعمت سے بلا تفریق مخلوق کو فیض پہنچائے

عملی زندگی میں شکر

- عملی زندگی میں شکر / ناشکری
- علم کی ناشکری ، تکبر ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کو نقصان پہنچانا یا ان انہیں حقیر ثابت کرنا یا اسے اپنے آپ تک محدود کر دینا ہے
- مال کی ناشکری یہ ہے کہ تکبر کیا جائے، اسراف کیا جائے، کنجوسی کی جائے، اسے ناجائز کاموں میں استعمال کیا جائے، اسے بالکل ہی استعمال نہ کیا جائے، اسے بے دریغ استعمال کیا جائے، اسے صرف اپنی ذات یا اپنے بیوی بچوں تک ہی محدود رکھا جائے۔
- قوت واقتدار کی ناشکری یہ ہے کہ لوگوں کی فلاح اور بہبودِ عامہ کا نظام نہ قائم کیا جائے، لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری نہ کی جائیں، لوگوں کو عدل وانصاف کی فراہمی مشکل ہو، امیر غریب کے لیے عدل وانصاف کے دہرے معیار ہوں، غریبوں کی خبر گیری کا نظام نہ ہو، معاشرے کے کمزور طبقوں کے حقوق کی تحفظ نہ ہو
- جسم وجان اور صلاحیتوں کی ناشکری یہ ہے کہ ان کو دینے والے مالک کی مرضی کے خلاف استعمال کیا جائے

شکر کی دعائیں

- شکر کی دعاؤں میں وہ سب دعائیں شامل ہیں جو "الحمد للہ" سے شروع ہوتی ہیں
- عام طور پر "حمد" کا ترجمہ تعریف سے کیا جاتا ہے لیکن اس کے مفہوم میں شکر کا مفہوم شامل ہے اور قرآن میں ان مقامات پر اگر ترجمہ شکر سے کیا جائے تو اردو زبان میں بہتر مفہوم ادا ہوتا ہے مثلاً، " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰق " (ابراہیم :39) : شکر ہے اللہ کے لیے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے)
- نبی اکرم ﷺ نے اس دعا کی تعلیم اور تاکید فرمائی کہ ہر نماز کے بعد اسے ضرور پڑھنا :

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى شُكْرِكَ وَ ذِكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ. "اے اللہ ! مجھے شکر کرنے، اپنا ذکر کرنے اور بہترین انداز میں اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما"

- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ (سنن الترمذی) اے اللہ ایسا بنا دیجئے کہ آپ کا خوب شکر کروں خوب ذکر کروں تیرے فرمان کی اتباع کروں تیرے حکم کو یاد رکھوں)
- رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِين (سورۃ النمل)

اے اللہ مجھے توفیق دیجئے کہ آپ کی نعمتوں کا شکر کروں جو مجھ پر کی ہیں —اور میرے والدین پر کی ہیں اور یہ کہ عمل صالح کی توفیق دے جس سے آپ راضی ہو جائیں اور اپنی رحمت سے صالح بندوں میں شامل فرما لیجئے

شکر (دعائیں)

- اللهُمَّ جعلْنا شاكرِينَ لنعمتِك مُثْنِينَ بها قابلِيها وأَتمَّها علينا ."اے اللہ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر والا اور ان کی تعریف کرنے والا اور انہیں قبول کرنے والا بنا دیجئے اور اپنی نعمتیں ہم پر پوری فرما دیجئے" (ابوداؤد)

- عن أبي ذر رضي الله عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنْ الضُّحَى» (البخاری ومسلم) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم صبح کرتے ہو تو تم پر ایک ایک جوڑ کے بدلے) بطور شکر (صدقہ ادا کرنا واجب ہے۔ اور دیکھو، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس دن میں چاشت کی دو رکعت ادا کرلے تو اس نے اس دن کے ہر جوڑ کا شکر ادا کردیا۔

- سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ(صحیح مسلم) پروردگار آپ کی اتنی تسبیح اور اتنی حمد و شکر کہ جتنی آپ کی مخلوق ہے۔ اور آپ کی اتنی تسبیح اور اتنی حمد وثنا شکر کہ جتنی آپ کو پسند ہے۔ اور آپ کی اتنی تسبیح اور اتنی حمد و شکر کہ جتنا آپ کے عرش کا وزن ہے۔ اور آپ کی اتنی تسبیح اور اتنی حمد وثن شکر کہ جتنی آپ کے کلمات کو لکھنے کے لیے سیاہی درکار ہے

شکر (دعائیں)

- اللَّهمَّ إِنِّي أسألُك بأنَّ لك الحمدَ، لا إلهَ إلَّا أنت المنَّانُ، يا بديعَ السمواتِ والأرضِ، يا ذا الجلالِ والإكرامِ. "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے ہی لیے تعریف اور شکر ہے، تیرے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو بہت احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہے، جلال اور عظمت والا ہے (سنن ابن ماجہ و مسند احمد)

- اللهمَّ لك الحمدُ كلُّه واليك يُرجَعُ الأمرُ كلُّه (مسند الامام احمد) اے اللہ سب شکر تیرے لیے ہے اور تمام امور تیری ہی طرف پلٹتے ہیں۔

- اللَّهمَّ لَكَ الحمدُ أنتَ ربُّ السَّمواتِ والأرضِ ومن فيهنَّ، ولَكَ الحمدُ أنتَ قيُّومُ السَّمواتِ والأرضِ ومن فيهنَّ، ولَكَ الحمدُ أنتَ نور السَّمواتِ والأرضِ ومن فيهنَّ ، أنتَ الحقُّ، وقولُكَ الحقُّ، ووعدك حقٌّ، والجنَّةُ حقٌّ، والنَّارُ حقٌّ، والنَّبيُّونَ حقٌّ، ومحمَّدٌ حقٌّ، اللَّهمَّ لَكَ أسلمتُ، وبِكَ آمنتُ، وعليْكَ توَكَّلتُ، وإليْكَ أنَبتُ، وبِكَ خاصَمتُ، وإليْكَ حاكمتُ، فاغفِر لي ما قدَّمتُ وما أخَّرتُ، وما أسررتُ وما أعلَنتُ، أنتَ إلَهي لاَ إلَهَ إلَّا أنتَ (البخاری و مسلم) اے اللہ تمام تعریف اور شکر تیرے لیے ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا پالنے والا ہے، تو ہی ہے۔ آسمانوں اور زمینوں کا نور اور جو ان میں ہیں ، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور جنت حق ہے اور انبیاء بر حق ہیں، محمد ﷺ حق ہیں۔ اے اللہ میں نے تیرے ہی حضور میں سر تسلیم خم کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ سے توبہ کی اور تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما، خواہ وہ پوشیدہ ہوئیں یا ظاہر ۔ معبود صرف تو ہی ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اس کے علاوہ شکر کی دعاؤں میں وہ سب دعائیں شامل ہیں جو "الحمد للہ" سے شروع ہوتی ہیں